شہداء قندوز......امت مسلمہ کا رویہ!

افغانستان کے شہر قندوز کے دینی مدرسہ میں قرآن حکیم حفظ کرنے والے بچوں کے اعزاز میں ایک سادہ مگر پروقار تقریب جاری تھی جس میں حفاظ اپنا آخری سبق مکمل کر چکے ان کے گلوں میں رنگ برنگے پھولوں کے ہار اور سر پر سفید پگڑیاں پہنا دی گئی تھیں۔ اسی اثناء میں وقت کے فرعون عالمی دہشت گرد کے گماشتوں نے تقریب پر میزائل داغ دیئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے خوشی و مسرت کی تقریب آہوں اور سسکیوں میں تبدیل ہوگئی۔ پورا مدرسہ لہولہو ہوگیا۔ معصوم بچوں کے چیتھڑے اڑا دیئے گئے ایک لمحے میں سو سے زائد بچے بڑے لقمہ اجل بن گئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

سال 2018ء کا یہ دہشت گردی کا سب سے بڑا واقعہ ہے کہ کسی تعلیمی ادارے کو نشانہ بنایا گیا۔ اور بے گناہ اور معصوم شہریوں اور طلبہ کا قتل عام کیا گیا اس سانحہ فاجعہ پر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ اس دلخراش واقعہ نے ان تمام لوگوں کو کبیدہ خاطر اور رنجیدہ کر دیا جن کے سینے میں دل ہے اور وہ اس کربناک واقعہ پر ماتم کناں ہیں وہ بے حد مضطرب اور بے چین ہیں کہ یہ کیا ہوگیا؟ ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات۔

لیکن مقام افسوس اتنا بڑا سانحہ رونما ہوا مگر مجال ہے کہ عالمی اداروں نے اس پر اپنا رد عمل دیا ہو۔ سادہ لفظوں میں اس کی مذمت کی ہو۔ اقوام متحدہ کی خاموشی صاف پتا دیتی ہے کہ یہ امریکہ کی لونڈی ہے۔ کہاں ہیں انسانی حقوق کی تجارت کرنے والے دلال! آج ان کی زبانوں پر آبلے نکل آئے‘ کہاں ہیں دہشت گردی کے خلاف متحد ہو کر امن کا درس دینے والے‘ کہاں ہیں اسلامی افواج کے سالار؟ کہاں ہیں دینی سیاسی جماعتیں؟ اتنے بڑے سانحے پر عالمی ذرائع ابلاغ نے خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ کہاں ہے پاکستانی میڈیا جو بات کا بتنگڑ بنانے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا اور جھوٹ پر مبنی سیریز نشر کرتا ہے۔ مگر افسوس قندوز کے بچوں کا خون انہیں نظر نہ آیا تمام پرنٹ میڈیا نے اس کا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ مجھے امید تھی کہ آج اخبارات کے اداریے اس موضوع پر ہونگے۔ لیکن یہ دیکھ کر بے حد مایوسی ہوئی کہ کسی ایک نے بھی چند حروف اس پر نہ لکھے۔ ظاہر ہے

پاکستانی ذرائع ابلاغ کو جہاں سے غذا ملتی ہے انہوں نے تو ان کی مرضی کے خلاف ایک تصویر ایک حرف بھی شائع نہیں کرنا۔ یہ ہے آزادی صحافت جس کا رونا روز روتے ہیں۔

قندوز میں ہونے والا یہ سانحہ پہلا نہیں اس سے قبل بھی نفسیاتی مرض میں مبتلا امریکی افواج ایسے اقدام اٹھا چکی یاد ہوگا کہ ایک شادی کی تقریب میں بم باری کی گئی جس سے بیسیوں بچے اور عورتیں لقمہ اجل بنے۔ ایک مدت بعد معذرت کر لی۔ ایسے ہی کئی دیگر حادثات ہوئے۔ اور افغانستان کو مقتل گاہ بنا کے رکھ دیا گیا۔

امت مسلمہ کب تک ان سانحات پر سینہ کوبی کرتی رہے گی۔ کب تک بچوں اور عورتوں کی لاشیں اٹھائے گی۔ مسلمانوں کا خون کب تک زمین کو رنگین کرتا رہے گا کب تک بوڑھے یہ دلخراش منظر دیکھتے رہیں گے امت مسلمہ کا رویہ مایوس کن ہے۔

اس میں شک نہیں سب سے بڑے مجرم اسلامی ممالک کے تمام حکمران ہیں۔ جو بڑے سے بڑے سانحات کو نہ صرف برداشت کریں گے۔ بلکہ اپنی حکمرانی کو بچانے کی خاطر کبھی ظالم کی مذمت نہیں کریں گے۔ اسے معمولی واقعہ سمجھ کر فراموش کر دیں گے۔

حقیقت میں یہ تعلیم پر شدید حملہ ہے۔ یہ اسلام کی اساس پر حملہ ہے یہ اسلامی کلچر کو دفن کرنے کے مترادف ہے۔ اس کے خلاف مجرمانہ خاموشی ایک دوسرے بڑے سانحہ کو جنم دے گی۔ لہٰذا اس پر شدید ردعمل کی ضرورت ہے۔ اور اس سانحہ میں شہید یا زخمی ہونے والے تمام افراد کو معاوضہ ملنا چاہئے۔ اور ایسے اقدام اٹھانے چاہئیں کہ جس کی وجہ سے دوبارہ ایسے سانحات رونما نہ ہوں۔

تمام سیاسی اور دینی جماعتوں کو اس واقعہ کی نہ صرف مذمت بلکہ شدید احتجاج کرنا چاہئے کیونکہ یہ سب کا مشترکہ مسئلہ ہے اور اقوام متحدہ کے علاوہ انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں کو بھی مراسلہ ارسال کرنا چاہیے تاکہ اس کی صحیح روک تھام ہو سکے۔

☆☆☆☆